جناب عباداللہ فاروقی ایڈووکیٹ

# پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ایک طبیب کی حیثیت میں

پروردگارِ عالم نے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور علوم سکھائے تھے وہاں علم طب سے بھی بہرہ ور فرمایا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے بہ حیثیت طبیب ہونے کے امت کو وقتاً فوقتاً جو طبی مشورہ دیا یا علاج بتایا ہے اسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء　　(البخاری)

"ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری ہے اس کے لیے شفا (یعنی علاج اور دوا) بھی ضرور اتاری ہے۔"

عن اسامۃ بنؓ شریک قال قالوا یا رسول اللہ انتداوی قال نعم یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء (احمد والبو داؤد)

"اسامہؓ بن شریک کہتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم دوا کیا کریں آپ نے فرمایا، ہاں اے اللہ کے بندو! تم دوا کر لیا کرو کیونکہ اللہ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کی شفاء مقرر نہ کر دی ہو مگر ایک بیماری کا علاج پیدا نہیں کیا اور وہ بڑھاپا ہے"

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ　　(مسلم)

"حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر بیماری کی دوا ہے جس وقت دوا بیماری کے موافق پڑ جاتی ہے تو حکم الٰہی سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔"

عن عقبۃ ابنؓ عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرھوا

مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمہم ویسقیہم (ترمذی)

"عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ رسولِ خدا فرماتے تھے کہ تم اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلا پلا دیتا ہے۔"

عن زید بنؓ ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت (ترمذی)

"زید بنؓ ارقم کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پسلی کے درد کا علاج قسطِ بحری اور زیتون سے کیا کریں۔"

اطباء کی تحقیق میں بھی زیتون کے مختلف فوائد پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک دردِ پسلی کے لیے زیتون کا استعمال بھی نافع بیان کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو مخزن المفردات)

عن ام قیسؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما تدغون اولادکن بہذا العلاق علیکن بہذا العود الہندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب (بخاری ومسلم)

"ام قیسؓ کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اپنے بچوں کو گلا دبانے کی تکلیف کیوں دیا کرتی ہو۔ تم عود ہندی استعمال کیا کرو۔ کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی دوا ہے ان میں سے ایک ذات الجنب ہے لہذا گلا دبانے کی ضرورت نہیں۔ جب کبھی درد کی تکلیف محسوس ہو تو عود ناک میں ٹپکائی جائے اور ذات الجنب کے لیے حلق میں ڈالی جائے۔"

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعدۃ حوض البدن والعروق الیہا واردۃ فاذا صحت المعدۃ صدرت العروق بالصحۃ واذا فسدت المعدۃ صدرت العروق بالسقم (بیہقی)

"ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمی کا معدہ سارے بدن کا حوض ہے اور ساری رگیں رطوبت لینے کے لیے اس کی طرف آئی ہوتی ہیں اس لیے جب معدہ تندرست ہوتا ہے تو وہ رگیں عمدہ رطوبت لینے کے سبب

بدن کو صحت پہنچاتی ہیں اور جس وقت معدہ خراب ہو جاتا ہے تو یہ رگیں خراب رطوبت لینے کی وجہ سے علالت کا باعث بنتی ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلث غدوات فی کل شھر لم یصبہ عظیم من البلاء (ابن ماجہ)

" ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ایک ماہ میں تین روز صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے تو اس کو کوئی بڑی بیماری نہ ہوگی۔"

اطباء کے نزدیک شہد کے خواص یہ ہیں۔

| | |
|---|---|
| شہد سُدّوں کو کھولتا ہے | جگر کو تقویت دیتا ہے |
| خون صالح پیدا کرتا ہے | معدہ کو صاف کرتا ہے |
| بینائی کو تیز کرتا ہے۔ | فالج اور لقوہ کو نافع ہے |

(مخزن المفردات)

عن ابی الدرداءؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بالحرام (ابوداؤد)

" ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اتاری ہے اور ہر بیماری کی دوا مقرر کر دی گئی ہے۔ لہذا تم دوا کیا کرو لیکن حرام چیز کے ساتھ دوا نہ کرنا۔"

عن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا قد بایعناک فارجع (مسلم)

" عمرو بن شرید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک جذامی تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھے بیعت کر لیا ہے لہذا تم واپس چلے جاؤ۔"

ایک اور حدیث میں جذامی سے اس طرح بھاگنے کو فرمایا ہے جیسے شیر سے بھاگا جاتا ہے۔

بعض علماء نے دوسری حدیث "لا عدویٰ" کے الفاظ کے پیش نظر تعدیہ امراض کا انکار فرمایا ہے۔ انہوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ جذام میں اگر تعدیہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جذامی

..ر اپنے پاس بٹھا کر کیوں کھلاتے۔ یہ صحیح ہے مگر آپؐ نے اس کو اپنے پاس بلا کر یوں فرمایا:

کل ثقة باللہ وتوکل علیه (ابن ماجہ)

قطع نظر اس کے علامہ ابن قیمؒ "معالجات نبویہ" میں فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ کی یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت شعبہؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو غریب حدیث سے بچنا چاہیئے۔ پھر محدث ترمذیؒ سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ اس حدیث کو سیدنا عمرؓ کا فعل بتاتے ہیں اور اسی کا زیادہ ثبوت ہے مزید تفصیلات کے لیے علامہ موصوفؒ کی کتاب "المفتاح" ملاحظہ ہو۔

علامہ ممدوحؒ نے ایک جگہ اپنی کتاب معالجات نبویہ میں یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل فرمائی ہے کہ تم جذامی سے اس طرح گفتگو کیا کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزے کا فاصلہ رہے۔" (معالجات نبویہ)

"حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ جذامیوں کو ہمیشہ نہ دیکھا کرو۔" (ابن ماجہ)

اس میں کلام نہیں کہ "لا عدوی" والی حدیث بخاری میں ہے ---------

بخاری کی ایک اور حدیث اس حدیث کی مؤید نظر آرہی ہے ---------

عن ابی ھریرةؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا صفر ولا ھامة فقال اعرابی یا رسول اللہ فما بال الابل تکون فی الرمل کانھا الظباء فیخالطھا البعیر الاجرب فیجربھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اعدی الاول (البخاری)

عن ابی سلمة سمع اباھریرةؓ بعد یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یوردن ممرض علی مصح وانکر ابوھریرة حدیث الاول قلنا الم تحدث انه لا عدوی فرطن بالحبشیة قال ابوسلمة فما رایته نسی حدیثا غیرہ (البخاری)

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نہ بیماری لگنا کوئی چیز ہے اور نہ ہامہ اور صفر کوئی چیز ہے۔ ایک اعرابی بولا کہ یا رسول اللہ پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریگستان میں ایسے پھرتیلے ہوتے ہیں گویا واقعی وہ ہرن ہیں

اور جب کوئی خارشی اونٹ ان کے پاس سے گزر جاتا ہے تو وہ انہیں بھی خارشی کر دیتا ہے
آپ نے پوچھا کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا تھا؟"

"ابو سلمہ نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ بعد میں کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے اور ابو ہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا ہم نے کہا کہ کیا آپ نے لا عدویٰ والی حدیث روایت نہیں کی ہے؟ تو ابو ہریرہ حبشی زبان میں سخت و سست کہنے لگے۔ ابو سلمہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ اس کے علاوہ بھولے ہوں"

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث اول جس میں لا عدویٰ کے الفاظ ہیں اس سے ابو ہریرہ نے انکار کیا ہے کہ وہ ان کی بیان کردہ نہیں ہے۔ یہی روایت اگر کسی اور صحابی کی مرویہ ہو تو وہ یا تو اس کے مقابل میں غیر صحیح قرار پائے گی یا منسوخ، کیونکہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حدیث بعد کی مرویہ ہے اور وہ پہلے کی روایت کردہ ہے

بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ دونوں حدیثیں صحیحین کی ہیں اس لیے ان کو صحیح مان لینا چاہیئے مگر ابو ہریرہ کا حدیث اول سے انکار کرنا ان کے نسیان پر مبنی ہے۔ یہ عذر درست نہیں ہے۔ جب کہ ابو ہریرہ نے اپنے نسیان کا علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کروالیا تھا۔ (مشکوٰۃ)

اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنه الظل فصار بعضه فی الشمس وبعضه فی الظل فلیقم (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی تم میں سے سایہ میں ہو پھر دھوپ وہاں سے سرک جائے اور وہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں تو اسے وہاں سے اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے"

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے دھوپ اور سایہ میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ........ میرے پاس سے گزرے اور میں اوندھے منہ پڑا تھا۔ آپ نے مجھے ایک لات ماری اور فرمایا کھڑا ہو جایا بیٹھ جا کیونکہ یہ طرح جہنمی کا لیٹنا ہوتا ہے" (ابن ماجہ)

بقراط اپنی کتاب "التقدمہ" میں لکھتا ہے کہ :۔

"جو لوگ منہ کے بل سوئیں گے ان کو نواحی شکم کا عارضہ پیدا ہو جائے گا۔"

انس بن مالک کہتے ہیں کہ :۔

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور زبیرؓ بن عوام کو جسم کی خارش کی وجہ سے جو انہیں عارض تھی حریر پہننے کی اجازت دی۔" (البخاری ومسلم)

اطباء کی تحقیق میں بھی حریر کا استعمال خارش کے عارضہ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "حرام شئے سے دوا نہ کی جائے" لیکن آپ نے جب دیکھا کہ حریر کا استعمال ہی خارش کو دور کر سکتا ہے تو آپ نے اس کے استعمال کی اجازت دے دی مگر یہ تخصیصات شارع ہیں اس پر ہمیں قیاس کا حق نہیں۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی نسبت جن کے پیٹ میں گندہ اور بدبودار پانی جمع ہو گیا تھا اور اس وجہ سے استسقاء ہو جانے کا اندیشہ تھا ایک طبیب کو حکم دیا کہ اس کے پیٹ میں نشتر لگا دو تاکہ بدبودار پانی نکل جائے۔ اس موقع پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا پیٹ میں نشتر لگانے اور گندہ پانی نکالنے سے مریض تندرست ہو جائے گا؟ فرمایا "ہاں جس نے مرض پیدا کیا ہے اس نے شفاء بھی پیدا کی ہے۔"

(معالجات نبویہ ابن قیم)

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص کی عیادت کے لیے گیا۔ اس شخص کی پیٹھ میں ایک طرح کا زہریلا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو حاضرین نے عرض کیا کہ ......... اس میں پیپ پڑ گئی ہے فرمایا اسے نشتر لگا دو۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے خود اپنے ہاتھ سے ورم میں نشتر لگایا اور اسے چیر کر ساری الائش باہر نکال پھینکی۔ میں یہ سب کچھ کر رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے دیکھ رہے تھے۔"

(معالجات نبویہ ابن قیم)